WWW.PAKSOCIETY.COM

فرحین اظفر

صدائے وفا

سوہا اور رماہا دونوں بہنیں اپنی ماں کے ساتھ گھر کی اوپری منزل میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے والد کی وفات ان کے بچپن میں ہی ہو گئی تھی۔

گھر کی نچلی منزل میں ان کے تایا اور تائی اپنی دو بیٹیوں عفت اور نائمہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ تایا اکثر بیمار رہتے ہیں۔

حدید' انس' عفت اور نائلہ کے خالہ زاد ہیں۔ نائلہ' انس میں دلچسپی رکھتی ہے۔ مگر انس' سوہا سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اپنی پسندیدگی کا اظہار اپنی خالہ اور سوہا کی تائی کے سامنے کرتا ہے۔ خالہ کو بے پناہ دکھ کا احساس ہوتا ہے' مگر بظاہر راضی خوشی اس کا رشتہ لے کر اپنی دیورانی کے پاس جاتی ہیں۔ سوہا کی والدہ یہ رشتہ خوشی خوشی قبول کر لیتی ہیں۔

نائمہ باقاعدگی سے اپنے والد کو اسپتال لے کر جاتی ہے۔ وہاں اسپتال کے کلرک شبیر حسین عرف شبو سے روابط بڑھ جاتے ہیں کہ اچھے برے کی تمیز کو بھول جاتی ہے۔

سوہا اور انس کی شادی کی تقریبات بہت اچھے طریقے سے انجام پاتی ہیں اور سوہا رخصت ہو کر انس کے گھر آ جاتی ہے۔

حدید کسی کو ڈراپ کرنے جاتا ہے اور اس کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے۔

سوہا کے اکیلے پن کی وجہ سے عفت اس کے پاس رک جاتی ہے۔ گھر کے کاموں کے علاوہ حدید کا بھی خیال رکھتی ہے۔

حدید' عفت کے دل میں اپنے لیے پسندیدگی کو جان لیتا ہے اور سوچ لیتا ہے کہ اس بار خالہ کو مایوس نہیں کرے گا۔

نائمہ' شبیر حسین سے ملتا نہیں چھوڑتی اور آخر کار اپنی عزت گنوا بیٹھتی ہے' جس کا اندازہ اس کی ماں کو بھی ہو جاتا ہے اور وہ اپنی عزت بچانے کے لیے حدید کے ساتھ نائمہ کی شادی کا فیصلہ کر لیتی ہیں اور اس بات کا اظہار انس اور رماہا سے بھی کر دیتی ہیں۔

(اب آگے پڑھیے)

٦
چھٹی قسط

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پوری رات آنکھوں میں جاگتے ہوئے کٹ گئی تھی۔
"پاپا" کی کی آواز ہتھوڑے کی مانند اس کے دماغ سماعتوں اور اعصاب پر برستی رہی تھی۔
"کیا حسیب سی کے باپ ہیں۔"
وہ رات بھر فکر تشویش اور تم آنکھوں سے پلٹ پلٹ کر حسیب کا محو خواب چہرہ دیکھتی خود سے سوال کرتی رہی تھی۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ دل ماننے کو تیار نہ تھا اور دماغ جھٹلانے سے انکاری۔ اب اصل بات کیا تھی یہ تو صرف حسیب ہی بتا سکتا تھا مگر اس کے چھکا چھک بھاگتے دل کو سکون و قرار آئے بھی تو کیسے؟
نرم و ملائم بستر۔ کل تک جس پر گرتے ہی نیند کی مہربان پری اس کی پلکوں پر اپنے پر پھیلا دیتی تھی۔ آج جیسے میدان خارزار بن گیا تھا۔ کسی پل۔ چین نہ تھا۔ کسی کروٹ قرار نہ تھا۔
صبح تک اس کی آنکھیں سرخ ہو کر سوج چکی تھیں۔
"ماہا کیا ہوا۔ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔" حسیب اسے دیکھ کر ٹھٹک گیا۔
"جی ٹھیک ہے۔"
رات کی بہ نسبت صبح اس کا لہجہ حد درجہ روکھا تھا۔ حسیب کو یقین نہیں آیا۔
"کیا بات ہے تم روئی ہو۔" پوچھنے کی دیر تھی کہ آنسو پھر سے اس کی آنکھوں میں چمکنے لگے لیکن اس سے کچھ بولا نہیں گیا۔
"کیا بات ہے ماہا بولو۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔" وہ بے چین ہو گیا۔
ابھی کل رات تو وہ اتنی خوش اور مطمئن تھی۔ اب ایک ہی رات میں کیا ہو گیا تھا۔
"یہ ہے مسئلہ۔ یہ۔" ماہا تیزی سے کمرے میں جا کر اس کا سیل فون اٹھا لائی۔ جس پر کسی کی کال آ رہی تھی۔
"ولی کالنگ۔" کے الفاظ پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہے تھے۔ حسیب نے ایک نظر اسے دیکھا پھر فون آن کر کے کان سے لگایا۔
"جی بیٹا میں ذرا بزی ہوں۔ بعد میں بات کر لوں گا۔"
ماہا زور سے پیر پٹخ کر کمرے میں چلی گئی۔ حسیب اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔
"ماہا کیا کر رہی ہو یہ۔"
اس نے جواب نہیں دیا وہ تیزی سے وارڈ روب سے کپڑے نکال کر بیڈ پر پھینک رہی تھی۔
"ماہا کیا ہو رہا ہے یہ۔ پلیز۔"
"پیکنگ۔"
"کیوں۔" وہ دو قدم آگے بڑھ آیا۔
"میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔" اس کا انداز قطعی تھا۔
"پاگل ہو گئی ہو تم مجھے۔"
"ہاں آپ یہی سمجھ لیں اور برائے مہربانی میری سیٹ بک کروائیں۔ مجھے فوراً پاکستان جانا ہے۔"
"میری بات تو سن ماہا۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔" اس کا لہجہ بے بس تھا۔
"کیا غلط فہمی۔ یہ لڑکا آپ کا بیٹا نہیں ہے۔"
کسی موہوم سی امید کے سہارے اس کے ہاتھ ذرا کی ذرا تھم گئے۔
حسیب چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر مجرمانہ انداز میں سر جھکا کر بولا۔
"ہاں وہ۔۔۔ میرا بیٹا ہے۔"

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بابا نے ہاتھ میں تھامے کپڑے پھینک کر رونا شروع کر دیا۔
"بابا پلیز رو مت۔" اس نے قریب جا کر اس کے ہاتھ تھامے۔
"مت ہاتھ لگائیں مجھے۔" اس نے زور سے حسیب کے ہاتھ جھٹکے۔
"ایک بار میری بات تو سنو۔"
"نہیں نہیں مجھے کچھ نہیں سننا۔ مجھے پاکستان جانا ہے فوراً۔"
"کیوں جانا ہے۔ کیا تم مجھے چھوڑ کے جانا چاہتی ہو۔"
"ہاں میں نہیں رہوں گی۔ آپ کے پاس' آپ کے ساتھ۔ میں ایک بڈھے ہوئے شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ میں ایک بھوکے شخص کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔"
وہ زور سے چلائی۔ حسیب بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔
"میں بڈھا بھوکا شخص نہیں ہوں۔ اتنے دن میں تم نے کہاں میری محبت میں کمی دیکھی۔"
وہ جتنا گرم ہو رہی تھی۔ حسیب اتنا ہی دھیما پڑ رہا تھا۔
"کیا آپ چاہتے ہیں۔ میں وہ وقت بھی دیکھوں۔ اس کے بعد فیصلہ کروں۔"
"کیسا فیصلہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم۔"
"میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی مجھے پاکستان جانا ہے بس۔"
وہ زار و قطار رو رہی تھی۔ بات کرنی مشکل ہو رہی تھی۔
"اس سے پہلے کہ آپ کی پہلی بیوی یہاں آئے اور مجھے دھکے دے کر نکالے۔"
"تم بہت جلد بازی میں فیصلہ کر رہی ہو۔ مجھے اپنی صفائی میں کچھ تو کہنے دو۔"
"مجھے کچھ نہیں سننا۔" حسیب کا ہارا ہوا انداز دیکھ کر اس کے آنسو سسکیوں میں بدل گئے۔
حسیب دکھ سے اسے روتے دیکھتا رہا۔ پھر مرے مرے قدموں سے باہر چلا گیا۔

☼ ☼ ☼

وہ بہت انہماک سے صبح کے لیے کپڑے پریس کر رہی تھی۔ حدید نے پیچھے سے آ کر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے۔
"حدید۔" وہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی کام میں لگی رہی۔
"اتنی چپ چپ کیوں رہتی ہو نائلہ۔" وہ ہاتھ ہٹا کر اس کے سامنے آ گیا۔
"نہیں تو۔" وہ اس کی شرٹ ہینگ کر رہی تھی۔ صبح کا باسی اخبار کھولتے ہوئے حدید نے اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالی۔
"اچھا تو پھر مجھے ایسا کیوں لگتا ہے۔"
نائلہ کو بیڈ پر بیٹھتے ہوئے الجھن نے گھیرا۔ وہ ایک فضول بات کر رہا تھا۔ بے معنی' بے مقصد۔
"پتا نہیں۔ ہو سکتا ہے آپ کا وہم ہو۔" وہ سونے کی تیاریوں میں تھی۔ اپنے دھیان میں اس نے دوپٹا سائیڈ ٹیبل پر اچھالا۔ پھر جیسے ہی پیچھے کی طرف ٹیک لگانے لگی۔ حدید نے اسے اپنے قریب کر لیا۔ نائلہ ایک دم سن سی ہو گئی۔ ایسی برجستگی کی امید جو نہیں تھی۔
"اگر یہ میرا وہم ہے تو دور کر دو ناں۔" وہ بہت نرم نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
نائلہ نے بدقت تمام نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ آج بھی حدید سے اتنا ہی جھجکتی تھی۔ جتنا شادی سے

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پہلے۔ اس کا چہرہ نائلہ کے بہت پاس تھا۔ اور وجود کی خوشبودار حرارت حواس مختل کرنے کے لیے کافی تھی۔ ہو بہو وہی نین نقش، وہی رنگت، آواز۔ انداز۔ اس کے دل میں کسی نے چٹکی لی۔

"اگر ہو بہو اس جیسا مل گیا۔ تو وہ ہی کیوں نہیں۔"

حدید بہت غور سے اس کا چہرہ پڑھ رہا تھا۔ جہاں ایک دم ہی بے زاری کے تاثرات نمودار ہوئے۔ اگلے ہی پل وہ کسمسا کر اس کی گرفت سے نکل چکی تھی۔

"میں کیسے دور کروں بلاوجہ ہنستی ہوئی تو اچھی نہیں لگوں گی۔" وہ یونہی ڈریسنگ سے کوئی کریم اٹھا کر لگانے لگی۔ حدید نے بطور خاص اس کا گریز ملاحظہ کیا۔

"نائلہ! میرے پاس آؤ۔" اب کے اس کی آواز میں تحکم تھا۔

نائلہ کے ہاتھ ساکت ہو گئے لیکن اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔

"آپ کو کوئی کام ہے تو۔ کہہ دیں۔"

"کام کہنے کے لیے ہی بلا رہا ہوں۔"

اس نے نوشن کی بوتل بند کر کے ٹیبل پر رکھی اور حدید کے پاس آ گئی۔

"تم مجھ سے دور کیوں بھاگتی ہو نائلہ۔" وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

"کیا ناراضی ہے کوئی۔" نائلہ سے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

"کتنے دن گزر گئے۔ تم سکون سے میرے پاس نہیں بیٹھیں۔"

اس کی آواز دھیمی ہو گئی۔ وہ حدید کی بات کا مقصد خوب سمجھ رہی تھی۔ اس کی گرم سانسیں نائلہ کے رخساروں سے ٹکراتی اس کی دھڑکنوں میں اضافہ کر رہی تھیں۔ اسے حدید کی قربت سے اس لیے بھی گھبراہٹ ہوتی تھی۔ کیونکہ وہ بالکل اس جیسا تھا اور اس کل بھی اور آج بھی نائلہ کے دل کا مکین تھا۔

اس نے حدید سے شادی ضرور کر لی تھی۔ مگر دل سے اب تک اسے قبول نہ کر پائی تھی۔

"حدید پیچھے ہٹو۔ مجھے۔" اس نے زور سے حدید کے ہاتھ جھٹک دیے۔ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا۔ کیا میں نے کچھ غلط کیا۔"

نائلہ کا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا۔ اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔

"میرے۔ پاس۔ مت آیا کریں۔ آپ۔" الفاظ رک رک کر ٹوٹ کر اس کے لبوں سے نکلے۔

حدید کے چہرے پر بے یقینی چھا گئی۔

"کیا مطلب۔ کیوں۔"

"بس۔" اس کی آنکھوں میں ایکا ایکی آنسو ابھرے۔

"مجھے اچھا نہیں لگتا۔"

"اچھا نہیں لگتا۔" اس نے حیرت سے اس کے الفاظ دہرائے۔

"کیا اچھا نہیں لگتا۔"

نائلہ نظریں نیچی کیے بمشکل ضبط کر رہی تھی۔

"بولو۔" اس نے نائلہ کی ٹھوڑی پر انگلیاں ٹکا کر چہرہ اپنی طرف گھمایا۔

"آپ مجھے چھوئیں۔ یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔" بات مکمل کر کے وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔

حدید منہ کھولے اس کے پیچھے تکتا رہ گیا۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نیند آنکھوں سے ناراض ہو کے دور جا بیٹھی تھی۔ داہنی طرف کروٹ لیتے لیتے اس کا پہلو دکھنے لگا تو اس نے کروٹ بدلی۔ اس کی چوڑی پشت اس کے سامنے تھی۔ اس کی حسرت زدہ نظریں اس پر ٹک گئیں۔

کتنے دن گزر گئے تھے۔ اس نے سوہا کی طرف سے کروٹ بدل کر سونا شروع کر دیا تھا۔ اسے تو یہ بھی یاد نہ تھا کہ آخری بار اس نے محبت سے کب دیکھا تھا۔ اس کی اپنی حالت ایسی تھی کہ ایک عجیب سی بے زاری اور اکتاہٹ ہمہ وقت وجود پر چھائی رہتی تھی۔

ابتدائی دنوں میں خوش خبری ملنے پر جو ایکسائٹمنٹ انس نے دکھائی تھی۔ وہ رفتہ رفتہ کم ہوتے ہوئے اب بالکل ختم ہو گئی تھی۔ یا نہ ہونے کے برابر۔

تین دن سے وہ ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے کہہ رہی تھی اور انس مسلسل ٹال رہا تھا۔ اوپر سے اس کے آفس میں اس کے ساتھ ہونے والی زیادتی۔ مگر کیا ضروری تھا کہ وہ خود سے ہوئی ناانصافی کا سارا غصہ سوہا کے وجود پر اتارتا۔ وہ بھی نائلہ جیسی عورت کو اس پر فوقیت دے کر۔

نائلہ جس نے زندگی میں شاذ ہی کبھی ماہا اور خود اس کے ساتھ سیدھے منہ بات کی ہو یا ان دونوں بہنوں کو کبھی درخور اعتنا جانا ہو۔

وہ نائلہ آج اس کے گھر کی مختار کل بنی بیٹھی تھی۔

تینوں ٹائم کے کھانے کی ذمہ داری اس نے سوہا کی طبیعت کو بہانہ بنا کر اپنے ذمہ لے لی تھی۔ دن میں دونوں وقت کا کھانا اس کی مرضی اور پسند کا بنتا۔ سوہا اگر کچھ کھانا چاہتی تو وہ اپنی مرضی سے پکا کر کھا سکتی تھی۔ یہ آسان اختیار بھی نائلہ نے اسے کمال مہربانی سے دے دیا تھا۔

سوہا اس سے یہ سوال بھی نہ کر سکی کہ کیا اس کی اتنی مرضی بھی نہیں چل سکتی کہ ایک ٹائم کا کھانا اس کی مرضی اور پسند کا بن جائے اور سب وہی کھائیں۔ ایک دو بار اس نے نائلہ سے کہنے کی کوشش کی تو اس کی رائے کو نائلہ نے سرے سے رد کر دیا اور اگر انس اس وقت سامنے ہوتا تو سب سے زیادہ نائلہ کی ہاں میں ہاں ملانے والا بھی وہی ہوتا۔

بعد میں سوہا نے ایسا کوئی بھی ارادہ ترک کر دیا۔

اسے آج کل چائنیز اور ہلکے مسالوں والے کھانے اچھے لگتے تھے۔ سو وہ اپنے لیے وہی پکانے لگی۔ مگر انس کو اس کی یہ بات بھی پسند نہیں آئی۔ نہ اس کے ہاتھ کے بنے چائنیز کھانے۔ ایک دو بار کے بعد ہی اس نے سوہا سے کہہ دیا تھا کہ وہ سوہا کے بجائے نائلہ کے ہاتھ کا بنا کھانا زیادہ پسند کرے گا۔ نائلہ نے فوراً" بخوشی ذمہ داری سنبھال لی۔

بظاہر تو اب بھی سب کچھ ٹھیک ہی تھا۔ وہ انس کے آنے کے بعد اس کے ساتھ ہی کھانا کھاتی تھی۔ بلکہ انس کے زیادہ تر کام بھی وہی نمٹاتی۔ صفائی ستھرائی اور برتنوں کی دھلائی کے کام بھی بٹے ہوئے تھے اور دونوں ہی اپنے وقت پر بہ حسن و خوبی اپنے کام انجام دیتی تھیں۔ مگر پھر بھی کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی دراڑ ضرور تھی۔ جو اس کے اور انس کے درمیان کسی اور کو محسوس ہو نہ ہو۔ مگر سوہا کو ضرور دکھائی دینے لگی تھی۔ اور اس دراڑ کے پار سے جھانکتا نائلہ کا چہرہ اسے اس سے بدزن اور خوفزدہ کرنے کے لیے کافی تھا۔

بظاہر کچھ نہ ہونے کے باوجود وہ پورے گھر پر چھائی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی۔ اسے بھی اور شاید انس کو بھی۔

رات دھیرے دھیرے اپنا سفر تمام کر رہی تھی۔ اس کا تکیہ کتنی ہی دیر آنسوؤں سے بھیگتا رہا۔ گھٹی گھٹی ہچکیاں دبی دبی سسکیاں۔ انس کی بے اعتنائی کا نام لے لے کر فضا میں بکھرتی رہیں اور وہ بے خبر دشمن جاں اس کی حالت

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زار سے بے خبر محو خواب رہا۔
وہ نانہ اور اپنا۔ اس سے شادی سے پہلے اور شادی کے بعد کے رویے کا موازنہ کرتی رہی۔ اور روتی رہی۔

☼ ☼ ☼

گرم چائے ٹھنڈی ہو کر بدرنگ ہو چکی تھی۔ توس آملیٹ، جیم، مکھن، ناشتے کے سارے لوازمات یونہی سامنے میز پر دھرے تھے۔ جیسے حسیب چھوڑ کر گیا تھا۔ خود اس سے بھی 'ان تکلیف دہ ساعتوں کے بعد کچھ کھانا پینا مشکل تھا۔

ماہا کو اس کی کل تک کی محبت اور پروا' آج ایک ڈھکوسلے اور دکھاوے سے زیادہ کچھ نہیں لگ رہی تھی۔ سارا دن ایک گلاس جوس کے علاوہ ایک دانہ تک اس کے منہ میں نہیں گیا تھا۔

دیار غیر میں آج تنہائی کا احساس حد سے سوا تھا اور اوپر سے یہ دکھ کا پہاڑ جس جیون ساتھی کو اپنا سب کچھ جان کر اپنا سب کچھ چھوڑ کر اس کے پیچھے چلی آئی تھی۔ یہاں اور دوسرے بھی اس کے چاہنے والے تھے۔

"بھلا میری کیا ضرورت تھی۔"

ایک نوکیلے کانچ جیسی چبھن نیے سوچ اس کے دل میں پیوست تھی۔ اور لہو قطرہ قطرہ نمی بن کر آنکھوں سے بہہ نکلتا تھا۔ صبح سے دوپہر' دوپہر سے شام اور پھر رات ہوگئی۔

دھیرے دھیرے سرکتی رات اگر اس سے پہلے کبھی حسیب کی غیر موجودگی میں سے پر اپنے قدم دھرتی تو وہ حسیب کو فون کر کر کے پاگل کر دیتی تھی۔ آج جیسے کسی چیز کی پروا نہیں تھی۔ خیال تھا تو بس اپنی تنہائی کا اور اس جھوٹ کا۔ جس کا پول بہت بھونڈے انداز میں مگر بہت جلدی اس پر کھل گیا تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کس سے اپنا دکھ کہے۔

ماں سے۔ جو اسے پردیس بھیج کر مسلسل اس کی خوشیوں کے لیے دعاگو تھی۔ اس بات سے بے خبر کہ انہیں کب کی نظر لگ چکی۔ یا اپنی بہن سے۔ لیکن وہ تو پہلے ہی ازدواجی زندگی کے پرپیچ راستوں پر قدم جمانے کی کوششوں میں ناکام ہو رہی تھی ماہا سے سوہا کی کوئی بات اور کوئی جذبات چھپے ہوئے نہ تھے۔

اس کے حوالے سے سوہا کے دل پر جو بھی بوجھ تھا وہ' صرف ماہا کے سامنے ہی ہلکا کیا جا سکتا تھا۔ اور ماہا کے پاس تو اس جیسا کوئی سامع بھی نہ تھا۔

شام کو آفس سے واپسی پر حسیب کے ہاتھ میں اس کے لیے گجرے تھے۔ ماہا نے تھامتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھا۔ اس نے نگاہیں چرائیں۔ اس نے گجرے بے دلی سے ڈریسنگ پر ڈال دیے اور خود اس کے لیے چائے بنانے کچن میں چلی آئی۔

کل تک یہاں اس گھر میں حسیب کی آمد کے ساتھ ہی اس کی ہنسی کی چہکاریں گونجنے لگتی تھیں۔ مگر آج' اس نے پلٹ کر لاؤنج میں بیٹھے حسیب کو دیکھا۔ اس کا دل بھر آیا۔ وہ کتنا مطمئن دکھائی دیتا تھا۔ مگر اصل میں تھا نہیں اس کی نظریں ٹی وی پر اور سوچیں کہیں اور بھٹک رہی تھیں۔

"کیا مجھے ان کو صفائی دینے کا موقع دینا چاہیے۔" اس نے خود سے پوچھا۔

"شاید ہاں۔" دل مضطرب میں اب کوئی کیفیت یقینی نہیں تھی۔ وہ چائے اس کے سامنے رکھ کر چپ چاپ وہیں بیٹھ گئی۔ حسیب نے ٹی وی بند کر کے اس کو دیکھا۔

"میری فلائٹ کب کی ہے پاکستان کی۔" حسیب نے اس کی بات پر ایک گہری سانس لی۔

"تم نے بالکل حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ تم ضرور جاؤ گی۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہاں رہنے کا کوئی جواز بھی تو نہیں۔"
"مجھ سے بڑا کوئی جواز ہو سکتا ہے۔"
"نہیں۔ آپ یہاں آنے کی سب سے بڑی وجہ تھے اور اب آپ ہی یہاں سے جانے کا واحد اور سب سے مضبوط جواز ہیں۔"
وہ بے تاثر لہجے میں کہہ کر اپنے ناخن کھرچنے لگی۔
"میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔" اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔
"تم جانا چاہتی ہو تو بے شک چلی جاؤ۔ مگر میری محبت کو جھوٹ مت سمجھو۔ میں اپنے آپ کو بے قصور تو نہیں کہوں گا۔ مگر میرا تم سے جھوٹ بولنے یا یہ سب چھپانے کا مقصد تمہیں کوئی دھوکا دینا نہیں تھا۔"
بابا اسے دیکھتی رہی۔ وہ یوں متذبذب تھا جیسے ابھی مزید کچھ کہنا چاہتا ہے۔
"اب سے قریباً" دو سال پہلے میں نے ایک برٹش نیشنل پاکستانی لڑکی کو شادی کے لیے پسند کیا تھا۔ اسے پرپوز بھی کر دیا تھا۔ اور وہ شادی کے لیے راضی بھی تھی مگر' جب اسے ولید کے بارے میں پتا چلا تو وہ۔۔۔ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔" بابا حیرت اور دکھ سے اسے دیکھتی رہ گئی۔
وہ اپنے آپ کو حسیب کی زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی سمجھتی تھی مگر پہلے تو کیا وہ تو دوسری بھی نہیں تھی۔ پتا نہیں تیسری بھی تھی یا۔۔۔ اس کا کون سا واں نمبر تھا۔
"مجھے صرف یہی ڈر تھا کہ اگر تمہیں اس بارے میں پتا چلا تو کہیں تم بھی مجھے۔۔۔" اس نے بات ادھوری چھوڑ کر سر جھکا لیا۔
"اس لیے آپ نے سوچا کہ مجھے سرے سے لاعلم رکھا جائے۔"
"میں نے سوچا تھا مناسب وقت آنے پر تمہیں بتا دوں گا۔" وہ جلدی سے بول اٹھا۔
"کون سا مناسب وقت' جب اتنی دیر ہو جاتی کہ کسی مجبوری کی زنجیریں میرے پیروں میں پڑی ہوتیں اور میں بے بسی سے۔۔۔"
"جب میری محبت پر اعتماد تمہارے ایمان کی حدوں کو چھو چکا ہوتا اور تمہارے پیروں میں کسی مجبوری کی زنجیر نہیں بلکہ تمہارے دل پر میری محبت کی حکمرانی ہوتی۔"
حسیب کا لہجہ لودے اٹھا مگر بابا کے لیے اب یہ سب باتیں بے کار تھیں۔
"بہر حال مجھے جلدی پتا چل گیا اچھا ہوا۔ آپ کل ہی میری سیٹ کنفرم کرا دیں۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ بولی تو اس کا گلا رندھ گیا۔ اور وہ تیزی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔
حسیب اپنی ہتھیلیوں کی خالی لکیروں کو کھوجنے لگا۔
نادانی کی عمر میں فقط ایک قدم بھٹک گیا تھا۔ مگر اسے اندازہ نہ تھا کہ یہ ایک بھٹکا ہوا قدم اسے مستقبل میں کن اندھیروں میں لے جانے والا ہے۔
"فقط چند لمحوں کی گمراہی کیا زندگی بھر مجھے منزل کی تلاش میں بھٹکائے گی۔"
اسے ایک بے نام سی تھکن پورے وجود میں سرائیت کرتی محسوس ہو رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

"رات میں جلدی آجائیے گا۔ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔"
انس کے عجیب سے لاتعلق رویے کو دیکھتے ہوئے اس کے لہجے میں خود بخود خفگی جھلکنے لگی تھی۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں نہیں آسکتا۔"

"تو میں کیا کروں۔" انس نے آئینے میں ایک نظر اسے دیکھا۔

"تم نائلہ کے ساتھ چلی جانا۔"

"میں نائلہ کی ذمہ داری نہیں ہوں۔" اس کا حلق کڑوا ہو گیا۔

"تو ایسا کرنا اگر حدید جلدی آجائے تو۔۔۔"

"میرے شوہر آپ ہیں۔ حدید نہیں۔"

انس نے بے زاری سے ہیئر برش ڈریسنگ ٹیبل پر پھینک دیا۔

"کیا بکواس ہے یہ۔"

"یہ بکواس نہیں۔ آپ کی زندگی کی وہ حقیقت ہے۔ جس پر شاید آپ پچھتا رہے ہیں۔"

"میں کیوں پچھتاؤں گا۔" اسے اچنبھا ہوا۔ سوہا کی بات پر۔

"یہ تو آپ اپنے دل سے پوچھئے۔"

"انکشاف تو تم نے کیا ہے۔" وہ جرابیں پہننے لگا۔

"غلط تو نہیں ہے نا۔"

سوہا نے بغور اس کی مصروفیت ملاحظہ کی۔ وہ بحث ضرور کر رہا تھا مگر۔۔۔ صرف وقت گزاری کے لیے۔

"سوہا تم جانتی ہو میں آج کل کتنا پریشان ہوں۔" وہ شوز پہن کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ بھی جانتے ہیں جس فیز میں میں گزر رہی ہوں۔"

"یہ فیز تمہارے لیے پریشان کن۔ بہر حال نہیں ہونا چاہیے مگر آج کل آفس میں۔۔۔" اس کا لہجہ مصالحانہ تھا۔

"آفس، آفس، آفس۔ میں تنگ آگئی ہوں آفس کی اس گردان سے۔ آفس میں ٹینشن ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ وہ ٹینشن اٹھا کر گھر لے آئیں۔"

"گھر میں بھلا کیا ٹینشن ہے تمہیں۔ بلکہ جتنے ٹھاٹھ سے تم رہ رہی ہو۔ لڑکیاں تو خواب دیکھتی ہیں ایسے سسرال کے جہاں ماں کو پانی بھی نہ پینا پڑے۔" اس نے بڑے سکون سے سوہا کا سکون تہہ و بالا کیا۔

"تو آپ کے خیال میں، میں سارا دن ایسے ہی پڑی رہتی ہوں۔ کوئی کام وام نہیں کرتی جو آپ ایسے کہہ رہے ہیں۔"

"کم سے کم مجھے تو یہی دکھتا ہے۔"

وہ اپنے تئیں بات سمیٹ کر باہر نکلا۔ سوہا تیزی سے اس کے پیچھے لپکی۔

"بہتر ہو گا اپنی آنکھوں کا علاج کروالیں آپ۔"

اسے دنیا کا مشکل ترین کام لگا تھا کہ انس کو زبردستی روک کر دن بھر کے کاموں کی تفصیل اسے سنائے بلکہ جتائے۔

یہ حرکت تو اس سے تب بھی نہیں ہوئی تھی۔ جب امی ماہا کی طرف داری کرتے ہوئے اسے ڈانٹ دیتی تھیں۔ حالانکہ وہ تو قریب ترین اور سگے رشتے تھے۔ لیکن اس نے ساری زندگی ہی مل بانٹ کر کام کیا تھا۔ مگر نہ تو کبھی کسی کا کریڈٹ زبردستی خود لینے کی کوشش کی نہ کبھی اپنی محنت کا میڈل کسی اور کو گلے میں پہنتے دیکھا تھا۔

یہ انٹ پھیر تو زندگی میں پہلی بار ہی ہو رہا تھا۔ لہٰذا کلس کر صرف یہی کہہ سکی۔ وہ مڑ کر اسے گھورتا ہوا سیڑھیاں اتر گیا۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ماہا کا فون تھا۔ سوہا کو سن کر حیرت نے آگھیرا۔ لیکن اس حیرت کے پیچھے سے خوشگواریت کے بجائے تشویش جھانک رہی تھی۔

"خیریت تو ہے۔"

"خیریت نہیں ہے سوہا۔ میں پاکستان آگئی ہوں۔"

"کیا۔" سوہا کے پیٹ میں درد کے بگولے اٹھنے لگے۔ کیوں کا سوال بے آواز لبوں کی پھڑپھڑاہٹ میں دب گیا۔

"اتنی جلدی۔"

وہ کیوں آگئی پاکستان کس لیے آئی ہے اور... اور کیا اکیلی؟ وہ بے جان لائن سے ٹوں ٹوں کی آواز بے دھیانی میں سن رہی تھی اور ٹھنڈے پسینے اس کا وجود بھگو رہے تھے۔

دوپہر کے قریب امی کا فون آیا۔

"سوہا بیٹا۔ ماہا گھر آگئی ہے۔"

"جی امی۔ کچھ بتایا اس نے۔ ایسے کیسے آگئی اتنی اچانک۔ بغیر کسی پیشگی اطلاع کے۔"

اس کے ذہن کو پہلے ہی پنکھے لگے ہوئے تھے۔ اس نے سوالوں کی بوچھاڑ کردی۔

"ارے نہیں کیا خاک بتایا بس ہنستے ہنستے مل کر رو دی اور کہنے لگی کہ بہت یاد آرہی تھی تو سرپرائز دے دیا۔"

امی ازحد پریشانی کے عالم میں بتا رہی تھیں۔ صاف ظاہر تھا کہ انہیں ماہا کی بات پر رتی برابر یقین نہیں آیا ہے۔

"میری بات کروائیں اس سے۔ کیا انس یا حدید بھائی میں سے کسی کو بتایا آپ نے۔"

"نہیں ابھی نہیں بتایا اور وہ تو نہا دھو کر سونے چلی گئی۔ دروازہ بند ہے۔ اب اٹھے گی تو پوچھوں گی۔" انہیں اس کا سامان دیکھ دیکھ کر ہول اٹھ رہے تھے۔

"آپ حوصلہ کریں امی سب خیریت ہی ہوگی۔" اسے خود اپنے لفظوں کے کھوکھلے پن کا اندازہ تھا۔

"ارے کیا خاک حوصلہ کروں۔ وہی کوئی یہاں رکھا ہے دوسری گلی میں۔ ٹکٹ ویزے کی مصیبتیں اور ابھی تو گئی تھی۔ مشکل سے مہینہ گزارا ہوگا۔ حسیب کو فون کروں؟ اس نے بھیج کیسے دیا اتنی دور اکیلے۔" کوئی ایک فکر ان کی جان کو لاحق تھی۔

سوہا کا دل چاہا ماہا کو جا کر جھنجوڑ ڈالے۔ جبکہ وہ بند کمرے میں سرخ آنکھوں سے میسج لکھ رہی تھی۔

"امی کو ساری بات کا کچھ علم نہیں اور علم ہونا بھی نہیں چاہیے۔ فی الحال میں کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔" میسج سینڈ کرکے موبائل پھینک کر وہ گھٹی گھٹی آواز میں سسک اٹھی۔

☆ ☆ ☆

انس اور حدید رات میں دونوں ہی دیر سے واپس آئے۔ نائلہ سونے کے لیے جا چکی تھی۔ سوہا نے اسے ماہا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ البتہ وہ خود جلے پیر کی بلی بنی پورے گھر میں گھومتی رہی۔ اسے کسی پل قرار نہ تھا۔ جانے کس خدشے کی بے چینی اس کی رگ و پے میں اودھم مچا رہی تھی کہ اس سے سکون سے بیٹھنا محال تھا۔ اس پر اسے انس کا چند لفظی میسج ملا کہ وہ اور حدید گھر جا رہے ہیں۔ واپسی میں دیر ہو جائے گی۔

اس کے بعد اس نے کتنی ہی دفعہ دونوں کے موبائل پر بار بار کال ٹرائی کی۔ مگر بیل جاتی رہی اور کسی نے ریسیو نہیں کیا۔ اس کے دل کو پنکھے لگے ہوئے تھے۔ رات کو ساڑھے گیارہ بجے کے قریب دروازہ کھلا۔ وہ جیسے اڑتی ہوئی صحن پار کرکے ان تک پہنچی تھی اور دونوں کے سنجیدہ اور کس حد تک اترے ہوئے چہرے دیکھ کر دھک سے رہ گئی۔ باری باری دونوں نے اپنی بائیک اندر کھڑی کیں۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کھانا لاؤں۔" اپنا سوال اسے خود بھی بے تکا لگا۔

حدید جواب دیے بغیر کمرے میں چلا گیا۔ وہ سوالیہ نظروں سے انس کا چہرہ کھوجتی اس کے قدموں کے نشان پر پیر رکھتی کمرے میں آئی تھی۔ صبح سے دل میں جو پکڑ دھکڑ ہو رہی تھی۔ اس کا ماخذ یقیناً "کوئی بری خبر تھی۔

"یا اللہ خیر!" اس کے دل سے بے آواز صدا نکلی۔

"پتا تو چل گیا ہوگا تمہیں۔ ماما بالکل اچانک ہی آج صبح پاکستان پہنچی ہے۔"

"جی۔" اس نے یوں مجرمانہ انداز میں سر جھکایا جیسے اس میں اسی کا قصور ہو۔

"وہ کہہ رہی ہے کہ حسیب۔؟"

وہ چند لمحے رکا۔ گویا سوہا کی سانسیں بھی رک گئیں۔

"حسیب نے وہاں شادی کر رکھی ہے۔ اور اس کا ایک بیٹا بھی ہے۔"

سوہا نے بے ساختہ لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کو دبایا۔

"کیا یہ سچ ہے۔"

وہ بے یقین نظروں سے، سر ہاتھوں میں گرائے انس کو دیکھ رہی تھی۔

"انس بتائیں نا۔ یہ سچ ہے کیا۔" اس نے اس کا کندھا ہلایا۔ اس نے سر اٹھا کے سوہا کی ڈبڈباتی ہوئی آنکھیں دیکھیں۔

"پتا نہیں۔"

اس نے دونوں بازو کھول کر سوہا کو سمیٹ لیا۔ وہ بے قراری سے اس کے سینے سے لگ کر رو پڑی۔

انس اس کا سر سہلاتے ہوئے دکھی دل سے سوچ رہا تھا کہ حسیب نے انہیں اندھیرے میں رکھا۔ کیوں۔ اسے یہ دھوکا دہی کر کے کیا ملا۔

☆ ☆ ☆

انس نے دبئی فون کر کے حسیب سے بات کرنے کی کوشش کی۔ مگر اسے سخت مایوسی ہوئی۔ حسیب نے اس سے اس موضوع پر کوئی بھی بات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

"دیکھو میں مانتا ہوں غلطی میری ہے۔ مجھے یہ بات چھپانی نہیں چاہیے تھی۔ ایٹ لیسٹ ماما سے۔" اس نے ایک گہری سانس لی تھی۔

گویا خبر کے غلط ہونے کا جو ننھا منا سا امکان تھا۔ وہ بھی جل بجھا۔

"مگر اب جبکہ ماما کو سب پتا چل ہی چکا ہے۔ تو ماما کو چاہیے تھا کہ وہ یہیں رہ کر اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کرتیں جو میرے لیے اس کے دل میں جڑ پکڑ چکی ہے۔ مگر یار۔۔۔" حسیب تھوڑا رک گیا۔

"اسے ہم دونوں کے معاملے کو ہائپ ایشو بنانے سے پہلے یہ تو سوچنا چاہیے تھا کہ اس طرح بات بننے کے بجائے بگڑ بھی سکتی ہے۔"

"حسیب پلیز۔ غلطی تمہاری ہے اسے ایکسیپٹ کرو۔" انس نے ایک دم سنجیدگی سے اسے ٹوکا۔

"میں کر تو رہا ہوں۔ میرے بات چھپانے سے نقصان صرف ماما کا ہوا ہے۔ میں صرف اسے وضاحت دینے کا پابند ہوں۔ ساری دنیا کو نہیں۔"

"ساری دنیا تم سے کوئی وضاحت نہیں مانگ رہی۔" اس نے مصالحانہ انداز اختیار کیا۔

"مگر جس طرح سے وہ آئی ہے۔ اس کے گھر میں صرف اس کی والدہ ہیں۔ کوئی مرد گھر میں نہیں ہے۔ اس لحاظ

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے ان کی پریشانی ایک فطری عمل ہے۔"

"میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں۔ اتنے سارے لوگوں کو پریشان کرنے کے بجائے اگر وہ یہیں معاملہ کلیئر کر لیتی تو شاید اب تم کو مجھ سے اس طرح بات نہیں کرنی پڑتی۔"

"آئی ایم سوری۔ وہ میرے لیے بہنوں جیسی ہے اور میں۔۔۔"

"اگر وہ تمہارے لیے بہنوں جیسی ہے تو پلیز اس سے اصرار کرو کہ ایک بات میری بات سن لے۔" انس چند لمحے سوچتا رہا۔

"ٹھیک ہے میں پھر بات کروں گا اس سے بھی اور تم سے بھی۔"

"بہتر ہو گا کہ ماما مجھ سے پہلے بات کرے۔ باقی سب تو پھر بعد کی باتیں ہیں۔" حسیب نے ڈھکے چھپے الفاظ میں جتا دیا کہ اس معاملے میں ماما کے علاوہ کسی کی سننے کو تیار نہیں۔

انس فون بند کر کے گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

حسیب کی ذات اور اس کے مزاج کا ایک بالکل نیا پہلو اس پر منکشف ہو رہا تھا۔

☼ ☼ ☼

حدید نے نائلہ کے قریب جانے کی دوبارہ کوشش نہیں کی۔ نائلہ کی بات نے اس کا دل بہت دکھا دیا تھا۔ وہ اس کے گریز کی وجہ سے لاعلم بھی تھا۔ اور اسے جاننے سے قاصر بھی۔ مگر جب تک لاعلم تھا تب تک خیر تھی۔ مگر جب اسے وجہ کا علم ہو جاتا تو اسے جاننے کے بعد وہ جس کرب و اذیت سے گزرتا۔ اس کے لیے دکھ بڑا معمولی لفظ ہوتا۔

ابھی تو وہ یہ بات از خود فرض کیے بیٹھا تھا کہ شاید نائلہ نے اپنے اور اس کے تعلق کو دل سے قبول نہیں کیا۔ اسے قبول کرنے کے لیے تھوڑا وقت درکار ہے۔ جب نائلہ اس رشتے کو دل سے قبول کر لے گی تو خود ہی اس کی طرف قدم بڑھا دے گی۔ وہ بہت صبر سے اس وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ جب نائلہ خود اس سے اپنی محبت کا اقرار کرتی اور نائلہ کا معاملہ بالکل ہی الگ نکلا۔

اس کے دل و دماغ میں حدید کی شرافت اور خاموشی کو دیکھتے ہوئے کچھ اور ہی شیطانی منصوبے بالا ہی بالا تشکیل پانے لگے تھے۔ جن پر وہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑی کامیابی کے ساتھ عمل پیرا تھی۔

انس واضح طور پر تو نہیں مگر ڈھکے چھپے انداز میں اکثر سوہا کی ست طبیعت سے بے زاری کا اظہار کر جاتا تھا۔ نائلہ کو انتظار تھا کہ جب بے زاری پہلے کھل کر سامنے آتی اور پھر اس کے بعد نفرت میں بدل جاتی۔ تب سوہا کو انس کی زندگی سے نکال باہر کرنا بہت آسان ہوتا۔ لیکن ایسا کرنے کے لیے اس کے پاس وقت بہت کم تھا۔

خود چاہے وہ حدید سے الگ ہو کر انس کی بن پاتی یا نہیں لیکن سوہا اور انس کو ضرور جدا کر دینا چاہتی تھی۔ ایسا کر کے وہ اپنے تئیں 'انس سے خود کو ٹھکرانے کا انتقام لینا چاہتی تھی۔ کیونکہ اسے لگتا تھا انس اور سوہا کو ایک دوسرے سے جدا کر کے وہ اسی طرح تنہا کر دے گی۔ جس طرح اس نے تنہائی کا عذاب بھگتا۔ اور اس عذاب سے جان بچانے کے لیے ایک تھرڈ کلاس شخص سے وعدہ کا کھایا اور پھر ایک ایسے آدمی کی زندگی میں نہ چاہتے ہوئے داخل ہونا پڑا۔ جس کے بارے میں اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

☼ ☼ ☼

موسم کی مزاج میں حدت آتی جا رہی تھی۔

صبح سورج چڑھتے وقت بلا کی تپش ہوتی۔ پھر کہیں شام ڈھلتے ڈھلتے ٹھنڈی ہوا چلتی تو وہ صحن میں کرسی ڈال کر بیٹھتی تو وہیں مغرب اور پھر عشا کر دیتی۔ سوچوں کا ایک نہ رکنے والا تسلسل اور یادوں کا نہ رکنے والا دھارا اس کی

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نگاہوں کے سامنے بہتا رہتا۔
امی آتے جاتے اسے دیکھ دیکھ کر کڑھتی رہتیں۔
وہ گھر کے کاموں میں ذرہ برابر ہاتھ نہیں بٹاتی تھی۔ بس خاموش بیٹھ کر خلاؤں میں گھورتی رہتی یا روتی رہتی۔
شروع میں انہوں نے بات کرنے کی کوشش کی تو اس نے ایسی چپ سادھ لی۔ جو لاکھ سر پٹخنے پر بھی نہ ٹوٹی۔
پہلے دن اچانک آکر اس نے ان کے سر پہ جو قیامت توڑی تھی۔ اس کے بعد اس کے اپنے وجود پر موت کا سا سناٹا جاری تھا۔ وہ خود بھی کسی دکھ کے ماتم کے زیر اثر تھی۔ ابھی بھی اس کے سامنے رکھی چائے ٹھنڈی برف ہو چکی تھی اور یہ روز کا معمول بن گیا تھا۔
امی نماز پڑھ کر کمرے سے نکلیں تو ایک نظر ڈال کر کچھ کہنا چاہا پھر سر جھٹک کر کچن میں چلی گئیں۔ اس نے گھٹنے پر سر اٹھایا۔ اوپری سیڑھی پر عفت کھڑی تھی۔ امی کو سلام کر کے وہ اس کی طرف آگئی۔
"کیسی ہو ماہا؟"
وہ خود بھی ہر وقت ہنستی مسکراتی نہیں رہتی تھی۔ مگر اس وقت اس نے خود کو ماہا سے بہتر حالت میں محسوس کیا۔ اس کی اپنی آنکھوں میں بہر حال اتنے گہرے حلقے نہیں تھے۔ کہ پچھلے رتجگوں کی گواہی دے سکیں۔
"ٹھیک ہوں۔" ماہا نے پپڑی زدہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔
"مگر تم کیسی ہو۔"
"میں بھی۔" اس کا حال خود کو نسا ماہا سے جدا تھا۔
دل کی نگری تو دونوں کی ہی اجڑ چکی تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ ماہا اس کا کھل کر اظہار کر سکتی تھی اور کر رہی تھی۔ اور عفت تو اپنے اوپر کسی حادثے کے گزرنے کا پتا بھی نہیں دے سکتی تھی۔
"تم کبھی نیچے ہی آجایا کرو۔ سارا دن اکیلی بور ہوتی ہو گی۔"
اس کی آواز میں کوئی تاثر نہ تھا۔ بس یونہی جیسے بہت سوچ بچار کے بعد یہی بات سمجھ آئی کرنے کے لیے۔
"تم آجایا کرو ناں اوپر۔" ماہا نے جیسے ادھار چکایا اور پھر دونوں خاموش ہو بیٹھیں۔ اپنے اپنے دھیان میں گم۔ اپنی اپنی گتھیوں کو لے کر، سلجھانے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی۔ پھر عشاء کا وقت ہوا تو وہ جس طرح اوپر آئی تھی۔ اسی طرح خاموشی سے اٹھ کر نیچے چلی گئی۔ نہ اس نے امی سے کلام کیا۔ نہ ماہا ہی سے کچھ بولی۔
امی نے جو یوں خاموشی سے ڈھیلے ڈھالے انداز میں اسے جاتے دیکھا تو انہیں برا محسوس ہوا۔ جانے کیوں گھر کی تینوں لڑکیوں کے گھر بس جانے کے بعد انہیں عفت سے خود بخود ہمدردی محسوس ہونے لگی تھی۔ وہ وضو کرنے کا ارادہ ملتوی کر کے بڑھے ہوئے تیور لیے اس کے سر پر آموجود ہوئیں۔
"ماہا! میں پوچھتی ہوں ایسا کب تک چلے گا۔" ماہا ایک دم گڑبڑا سی گئی۔
"پتا نہیں۔"
"کیا پتا نہیں۔ تم حسیب سے بات کیوں نہیں کر لیتیں۔"
"کیا بات کروں میں، سمجھ میں نہیں آتا۔" وہ واقعی الجھی ہوئی تھی۔ امی کو اس پر ترس آگیا۔
"اس سے پوچھو تو سہی کچھ۔" وہ کرسی پر بیٹھ گئیں۔
"کیا پوچھوں۔" وہ الٹا ان ہی سے پوچھنے لگی۔
"یہی کہ اس نے یہ بات چھپائی کیوں کہ وہ شادی شدہ اور ایک بچے کا باپ ہے۔" اسے بولنے پر آمادہ دیکھ کر وہ ایک دم مستعد سی ہو گئیں۔
"اب یہ پوچھنے کا کیا فائدہ... پتا تو چل ہی گیا ناں۔" وہ بجھی بجھی سی تھی۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"تو پھر یہ پوچھو کہ آگے کا ارادہ کیا ہے۔ اسے طلاق دے گا یا دو کشتیوں کا سوار رہے گا۔"

"قطعی نہیں۔ میں کبھی ان کی پہلی بیوی کی موجودگی میں ان کے پاس نہیں جاؤں گی۔" وہ تنک گئی۔

"تو پھر۔"

"ڈائیورس دیں اس کو۔"

"اور نہ دے پھر۔" امی کے خدشے میں برسوں کا تجربہ بول رہا تھا۔

"تو پھر مجھے دیں۔" بمشکل اس کے ہوں سے نکلا۔

"کیا بک رہی ہو۔ ہوش میں ہو۔" امی تڑپ ہی تو گئیں۔

ابھی دن ہی کتنے ہوئے تھے اسے باعزت طریقے سے دہلیز پار کیے ہوئے اور اب وہ اتنی جلدی واپس آکر مستقل انہیں بولا رہی تھی اور آج اس کی یہ بات۔۔۔ وہ اچانک ہی منہ پر دوپٹا ڈال کر رو پڑیں۔

"خدا کا واسطہ ہے تجھے بابا۔ رحم کر میرے حال پر۔" بابا بری طرح گھبرا گئی۔

"امی!۔۔۔ امی! رو میں تو مت۔"

"روؤں نہیں تو اور کیا کروں۔ ساری زندگی دو بیٹیوں کا بوجھ سل کی طرح سینے پر اٹھا کر مرد کے بغیر زندگی چھوٹی ہے۔ اب اس عمر میں آکر مٹی رولے گی میری۔"

ان کی بھرائی ہوئی آواز اور رندھا ہوا گلا اسے بے حد دکھ سے ہمکنار کر گیا۔ اور اس رات کئی راتیں گزارنے کے بعد ایسا ہوا تھا کہ حسیب کی کال آئی تو وہ بنا سنے ڈس کنکٹ نہیں کر سکی۔

☆ ☆ ☆

نائلہ آئی بیٹھی تھی۔

اماں اس کے لیے خاص طور پر کھڑے مسالے کا بھنا بھنا سالن عفت سے پکوا رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر ابا کے پاس بیٹھی خیر خیریت پوچھتی رہی۔

"اب تو تیری ماں جاتی ہے میرے ساتھ ہسپتال' دو گھنٹے لگ جاتے ہیں فارغ ہوتے ہوتے۔"

ابا کی وہی باتیں تھیں۔ بے ضرر' بے بسی اور محبت سے بھری۔ بظاہر عام سی مگر نائلہ کے لیے کسیلی یادوں سے بھرپور۔ وہ کچھ ہی دیر میں گھبرا کر اٹھ گئی۔ اماں نے اس کا گھبرانا بطور خاص نوٹ کیا۔

"ارے تم یہاں کیوں آگئیں۔ اندر بیٹھو ناں۔" عفت نے اسے کچن میں آتے دیکھا تو' پسینہ پونچھتی ہوئی بولی۔

چولہے پر دھرے توے سے نکلتی تپش سے اس کا چہرہ بھبک رہا تھا۔ نائلہ اس کا چہرہ ٹٹولتی پتا نہیں کیا کھوجتی رہی۔ عفت حدید کی خیریت پوچھ رہی تھی مگر نائلہ کو اس کے چہرے پر کوئی خاص رنگ نظر نہیں آرہا تھا۔ یا تو اس نے اپنے آپ کو سمجھا لیا تھا۔ یا پھر بہت ٹرینڈ کر لیا تھا۔

"بابا کا پتا تو چلا ہوگا تمہیں۔" عفت کی آواز میں افسوس تھا۔

"ہوں۔" نائلہ کے سرسری انداز میں کوئی تاسف نہ تھا۔

عفت اس کے کوئی تبصرہ نہ کرنے پر گہری سانس بھر کے رہ گئی۔ وہ جان گئی تھی کہ نائلہ کو اس کی زندگی میں آئے اس دکھ بھرے موڑ سے کوئی دلچسپی نہیں تو پھر اس بات پر دکھ کیا ہوگا۔

"حدید آئیں گے مجھے لینے ابھی۔"

کچن سے نکلتے نکلتے اس نے عفت کو دیکھ کر اس کے لہجے اور انداز میں کوئی تبدیلی محسوس کرنے کی کوشش کی۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مگر وہاں سوائے گرمی سے بے زاری کے اور کوئی تاثر نہ تھا۔ وہ چڑ سی گئی۔
اسے یاد تھا۔ اس کی اپنی شادی سے پہلے عفت حدید میں دلچسپی رکھتی تھی۔ شاید اب بھی۔
مگر وہ جان نہیں سکی کہ عفت کے دل میں اگر ابھی بھی حدید کے لیے کچھ ہے تو اس سے خود اس کو کیا دلچسپی ہے۔ اور کیوں؟

☆ ☆ ☆

حسیب پاکستان آچکا تھا۔
جس شام اسے ماہا سے ملنے کے آنا تھا۔ وہ چاہنے کے باوجود کوئی اہتمام نہ کر سکی۔ حالانکہ امی نے بہت کہا کہ کم از کم لپ اسٹک ہی لگالو۔ مگر وہ صرف ایک نیا جوڑا پہن کر بال بنا کر تیار کھڑی تھی۔
"کہیں باہر چلیں ڈنر کے لیے۔" ماہا نے ایک نظر اسے دیکھ کر نگاہ چرالی۔
وائٹ شرٹ اور ڈارک گرے کلر کی جینز میں اس کی شخصیت کے نکھار پر کسی نے اداسی کا عطر چھڑک دیا تھا۔
ماہا کو ڈر ہوا کہ وہ کہیں ہنس کر اتنی بڑی بات فراموش نہ کردے۔
یہ محبت ایسی ہی نامراد شے ہے۔ جسے اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتی ہے۔ اسے کبھی بھی گھٹنے ٹیکنے' ناک رگڑنے پر مجبور بھی کر سکتی ہے۔
وہ جلدی سے نفی میں سر ہلا کر کمرے میں چلی گئی۔ حسیب نے بھی قدم بڑھائے۔
"بیٹا۔" امی اسے کمرے میں جاتا دیکھ کر سامنے آگئیں۔
"جی۔" وہ مودب سا کھڑا تھا۔
"جو بھی بات کرنی ہے۔ آج صاف کر کے اسے اپنے ساتھ لے کر ہی جانا۔ میں نیچے جارہی ہوں۔ تم اطمینان سے بات کرو۔"
ان کے مشفق لہجے میں ماؤں والی مٹھاس بھی تھی اور بیٹی کی ماؤں والی بے بسی بھی۔ وہ سر جھکا کر سوچتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ماہا سامنے ہی بیٹھی تھی۔
"کیسی ہو تم۔" وہ اس سے ذرا فاصلے پر بیٹھا۔
"ٹھیک ہی ہوں بس۔" اس کا لہجہ خفا سا تھا۔
"آپ کا بیٹا کیسا ہے۔" وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔ اس نے یہ سوال کیوں کیا۔ وہ چند لمحے سر اٹھا کر اسے دیکھتا رہا۔ پھر دھیرے سے بولا۔
"وہ ٹھیک ہے۔"
"اور وائف۔" وہ ایک بار پھر اس کا چہرہ تک رہا تھا۔
"اس کی ماں میری بیوی نہیں ہے۔" حسیب کا لہجہ بڑا ٹھنڈا سا تھا۔
"یعنی۔ آپ اسے چھوڑ چکے ہیں۔" (اب تک میں خوش فہم کو ہیں تجھ سے امیدیں)
"نہیں۔ اس سے میری شادی کبھی ہوئی ہی نہیں تھی۔"
حسیب بہت ٹھہر کر بولا اور ماہا کو لگا کمرے کی چھت اس کے سر پر آن گری ہے۔
"یعنی۔ یعنی۔ وہ آپ کی ناجائز۔؟" اس سے جملہ مکمل نہیں کیا گیا۔ اس کی آواز کسی سہمی ہوئی سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی۔
حسیب کا جھکا ہوا سر اور ہارا ہوا انداز اس نے کس دل سے دیکھا۔ پر شاید اس کا اپنا دل ہی جانتا تھا۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اسے لگا۔ اس کا اپنے کردار پر زندگی بھر کا فخر ملیا میٹ ہو گیا ہو جیسے۔

"میرا خیال ہے اب آپ کو چلے جانا چاہیے واپس۔" کمرے کی بوجھل فضا میں تیرتی خاموشی ٹوٹی بھی تو ایک انتہائی سرد آواز اور مایوس کن بات سے۔

"ماما! میں جانتا ہوں۔ تم اس بات سے....."

"پلیز حسیب.... پلیز آپ کا بہت احسان ہو گا مجھ پر' آپ چلے جائیں۔ یہاں سے۔" اس کی بلند آواز کسی چیخ سے مشابہ تھی۔ رندھا گلا اور ڈبڈباتی ہوئی چھلک پڑنے کو بے تاب آنکھیں۔

حسیب نے کھڑے ہو کر ایک نظر اس کی من موہنی صورت پر ڈالی۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اپنی زندگی کا یہ پہلو اسے دکھائے گا۔ مگر ماما جان گئی تھی۔ نہ صرف جان گئی تھی بلکہ بہت بے تکے انداز میں اور بہت غلط موقع پر بھی۔ بلکہ شاید کچھ جلدی۔

شدت ضبط سے اس کا سرخ چہرہ' اندرونی اکھاڑ پچھاڑ کا غماز تھا۔ ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

حسیب کا دل چاہا اس کے نازک' سرد و سفید ہاتھ ایک بار اپنے ہاتھوں میں دبا کر محبت کی حرارت سے اس طرح بھر دے کہ ماما پھر ہاتھ چھڑا نہ سکے مگر.... وہ جس طرح آیا تھا۔ اسی خاموشی سے واپس پلٹ گیا۔

ماما اس کے جاتے ہی بستر پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ وہ پاکستان آنے کے بعد آج پہلی بار یوں تڑپ کر روئی تھی۔ جیسے کوئی کسی بہت اپنے' جان سے پیارے' کسی دیرینہ رشتے کے بچھڑ جانے پر روئے۔ دائمی جدائی پر بین کرے۔

☆ ☆ ☆

اک ایک لمحہ' آگے سرکتا وقت کو دنوں' ہفتوں اور مہینوں کی دوری میں ڈھلتا چلا گیا۔ سوہا اور انس کی دھوپ چھاؤں جیسی زندگی میں انس کی محبت کی چھایا کبھی کبھی چھاتی۔ زیادہ تر دھوپ کا راج رہتا۔ اور اس پر سلگتے رویے کی تپش اپنے وجود پر جھیلتی وہ نڈھال ہوتی چلی گئی۔

رنگ روپ خواب ہوا اور آنکھوں میں مستقل حزن آن ٹھہرا۔ سوکھے لبوں پر پھیکی مسکراہٹ کبھی کبھی چھب دکھاتی۔ زیادہ تر وہ سنجیدگی سے اپنے کام میں مشغول رہتی۔ ہاں ایک چیز جس کی وہ بڑی سختی سے پابندی کرتی۔ وہ اس کے کام تھے۔ جنہیں وہ ہر حال میں اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی۔

اسی کوشش میں اس کی نائلہ سے ایک دو بار جھڑپ بھی ہوئی۔ حسب توقع انس نے تمام چیخ و پکار کا ذمہ دار اسی کو ٹھہرایا۔ حدید البتہ غیر جانبدار رہا اور نائلہ بظاہر خاموش۔

سوہا کو لگتا تھا اس کے اور انس کے درمیان نائلہ نہ ہوتے ہوئے بھی کہیں موجود ہے۔ حدید اور نائلہ کے تعلقات کی سرد مہری اپنے عروج پر تھی۔ حدید کو لگتا اس کی زندگی میں ایک ایسا خلا در آیا ہے۔ جو کسی تیسرے کو ہم راز بنائے بغیر سما نہیں جا سکتا۔ لیکن وہ تیسرا شخص کون ہو سکتا ہے۔

وہ اپنے چاروں طرف نظر دوڑاتا مگر' کسی کو اس کسوٹی پر پورا اترا ہوا نہیں پاتا۔ ہاں مگر ایک مہربان چہرہ۔

جو بار بار چاہتے ہوئے بھی نظروں سے سامنے آ ٹھہرتا۔ وہ بار بار نہ چاہتے ہوئے بھی سر جھٹک دیتا۔

ماما کی زندگی ایک صحرا کی مانند تنہائی کے بگولوں کی نظر ہونے لگی تھی۔ امی کو دن رات اس کی خاموشی اور اداسی ہولاتی رہتی۔ انہوں نے بہت سر پٹخا مگر' وہ انہیں کچھ بتانے پر آمادہ نہیں تھی۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس شام ان دونوں میں کیا بات ہوئی۔ کیا نتیجہ نکلا۔ یا فیصلہ ہوا۔ اس کے پاس موجود تمام ہی محبت بھرے رشتے خاموش تماشائی بنے رہنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ماما نے سب کو سختی سے بات

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کرنے سے منع کر دیا تھا۔

☼ ☼ ☼

ایک ماہ بعد سوہا کی ڈلیوری تھی۔

انس کو بہت مشکل سے اس کے چیک اپ کا ٹائم مل سکا۔ اتنے دن بعد دکھانے اور لاپروائی کا مظاہرہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ بی پی زیادہ تھا۔ اور ایچ بی کم۔

لیڈی ڈاکٹر نے پہلے سوہا اور بعد میں انس کو بلا کر ٹھیک ٹھاک جھاڑ پلا دی۔ سوہا ڈاکٹر کی باتیں سن کر شکوہ کناں نگاہوں سے انس کو دیکھتی رہی۔ بالاخر بیڈ ریسٹ پر آکر بات رکی۔

انس کا موڈ واپسی پر بہت اچھا نہیں تھا۔ اس کے لیے دودھ، جوسز اور پھل خریدتے ہوئے بظاہر تو وہ اس کے لیے فکر مند تھا۔ مگر سوہا کو لگا جیسے وہ مارے باندھے یہ سب کر رہا ہے۔ ڈاکٹر نے اسے بائیک پر زیادہ سفر کرنے سے بھی منع کر دیا تھا۔ گھر آکے وہ کمرے میں لیٹ گئی۔ بار بار سیڑھیاں اترنے چڑھنے پر بھی پابندی لگ گئی تھی۔ یوں بھی اس سے بار بار چکر نہیں لگتے تھے۔

انس بہت دیر سے اوپر آیا۔

"یہ میڈیسن رکھی ہیں۔" اس نے سائیڈ ٹیبل پر لفافہ رکھا۔

"آپ کہاں تھے۔"

"کھانا کھا رہا تھا۔" وہ واش روم میں گھس گیا۔

"مجھے تو بتایا ہی نہیں آپ نے کہ نیچے کھانا کھا رہے تھے۔ میں بھی کھا لیتی۔"

وہ باہر نکلا تو سوہا کہہ بیٹھی۔

"وہ تو حدید کھا رہا تھا۔ تو نائلہ نے مجھے بھی بٹھا لیا۔ تم ان کے ساتھ کھانا کب پسند کرتی ہو۔"

سوہا نے انس کو دیکھتے دیکھتے بے زاری سے منہ پھیر لیا۔ اب اسے انس کی اس قسم کی باتوں پر حیرت بھی نہیں ہوتی تھی۔ ہاں دکھ کا احساس اپنی جگہ رہتا تھا۔

"وہ مجھے اپنے ساتھ کھلانا پسند نہیں کرتی۔" وہ کہے بنا رہ نہیں سکی۔

"دنیا کی ساری برائیاں اسی میں ہیں۔" انس طنزیہ انداز میں بولا۔

"اگر مجھ میں ہیں تو شادی کیوں کرنی۔" وہ کلس کر بولی۔

آج کل اس کا دل انس کی باتوں سے بہت برا ہو تا رہتا تھا۔ اور اس وقت تو اور بھی زیادہ جب وہ بلاوجہ نائلہ کی طرف داری کرے۔

"پہلے پتا نہیں چلا۔" انس اپنی طرف سے تیر چلا کر باہر چلا گیا۔ غالباً" نیچے مگر سوہا سے اب برداشت کرنا مشکل تھا۔ وہ نقاہت کے باوجود اس کے پیچھے پہلی سیڑھی تک آئی۔

"ابھی بھی کچھ دیر نہیں ہوئی ہے۔ اگر اتنا شوق آرہا ہے تو آفر کر کے دیکھ لیں۔ کیا پتا قسمت کھل جائے۔" وہ زور سے چلائی۔

لاؤنج میں ٹی وی دیکھتے حدید تک اس کی آواز پہنچی اس نے پلٹ کر دیکھا تو انس آخری سیڑھی پر تھا۔ انس کے اندر غصے کی شدید لہر اٹھی۔ وہ جس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔ وہ حدید کی بیوی تھی۔

"بکواس بند کرو سوہا۔ اندر جاؤ۔"

"میں تو اندر ہی تھی۔ آپ کی بکواس سن کر ہی آئی ہوں۔"

حدید کو غیر معمولی سا احساس ہوا۔ اس نے سنجیدگی سے انس کی شکل دیکھی۔ پھر اپنے کمرے کے بند دروازے کو۔ نائلہ اندر پتا نہیں سو رہی تھی یا جاگ رہی تھی۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"منہ بند کرلو سوہا۔ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

"اچھا اب تک جو ہو چکا ہے میرے ساتھ وہ کیا بہت اچھا تھا۔ اب تو پتا چل گیا ناں آپ کو۔ کتنی بری ہوں میں۔ تو ٹھیک ہے جائیں۔۔۔۔"

"سوہا!"

انس ایک دم طیش میں آکے واپس اوپر چڑھا۔ حدید نے تیزی سے اپنی جگہ چھوڑی۔ اور انس کو پکارتا ہوا پیچھے لپکا۔ سوہا اپنی جگہ پر جمی کھڑی تھی۔ انس بالکل اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ قریب تھا اس کا ہاتھ اٹھ جاتا مگر حدید دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اس کے پاس پہنچ گیا۔ گو کہ اس کوشش میں اسے کافی وقت تو ہوئی مگر اس وقت اسے نظر انداز کرنا ہی بہتر تھا۔ حدید نے انس کو بروقت پکڑا تھا۔

"سوہا اندر جاؤ آپ۔"

اس نے تیزی سے سوہا سے کہا' وہ ایک دم پلٹ گئی۔ انس خود کو چھڑانے کی کوشش میں تھا۔

"چھوڑو مجھے حدید۔ میں ابھی اسی کی زبان بند کرتا ہوں۔"

"ہاں ہاں اسی کی تو کسر رہ گئی ہے۔ بار بار کی تکلیف سے بہتر ہے ایک ہی بار گلا دبا دیں میرا۔" اب کی بار وہ پوری قوت صرف کر کے اتنی زور سے چلائی کہ اس کے حلق میں خراشیں پڑ گئیں۔

"کیا ہو گیا سوہا پلیز۔" حدید نے زبردستی انس کو بھیج کر خود اندر آکر دروازہ بند کر دیا وہ اب بری طرح رو رہی تھی۔

"آپ نہیں جانتے۔ اٹھتے بیٹھتے مجھے برا بھلا اور نا ئلہ کی تعریفیں۔ کان پک گئے ہیں میرے سن سن کر۔ وہ اچھی ہے تم بری ہو۔ اگر وہ اتنی اچھی ہے تو مجھ سے شادی کیوں کی۔" وہ ایک بار پھر چیخی۔

حدید سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"ابھی ابھی انہوں نے کہا ہے مجھ سے کہ پہلے پتا نہیں چلا۔ ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا کرتے۔ اور میں کوئی غلط تھوڑا ہی کہہ رہی ہوں۔ ابھی کون سی بہت دیر ہوئی ہے۔ آفر کر کے دیکھ لیں۔"

"سوہا خدا کے لیے چپ ہو جاؤ وہ میری بیوی ہے۔" حدید نے ایک دم بات کاٹی۔

"میں بھی تو ان کی بیوی ہوں۔ جب تم کو اس بات کا احساس ہے کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔ تو انہیں کیوں نہیں ہوتا۔"

حدید نے پاس جا کے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"چپ ہو جاؤ تم۔ مجھے معلوم ہے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں اسے سمجھاؤں گا۔"

حدید کو احساس ہو رہا تھا کہ وہ اسے آپ کے بجائے تم کہہ گئی ہے۔ اسے اس کے غم و غصے کا اندازہ ہوا۔ اس نے آج تک حدید کو تم کہہ کر بات نہیں کی تھی۔

"آپ کو پتا ہے میری طبیعت خراب ہے۔ ان کو پتا نہیں ہے جن کی وجہ سے میں ان حالوں کو پہنچی ہوں۔"

حدید کے پاس اس کی مایوسی کے جواب میں کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ وہ چند لمحوں کے بعد نیچے چلا گیا۔

☆ ☆ ☆

انس نیچے حدید کا ہی منتظر تھا۔

"یہ تم نے کس قدر گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے اس نے۔"

"کیوں الجھتے ہو اس کے ساتھ۔ تمہیں پتا ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" حدید نے دھیرج سے اسے سمجھایا۔

"کوئی دنیا سے انوکھی ماں نہیں بننے جا رہی وہ۔"

"اس طرح کی بات کرو گے تو' جو بھی عورت ہو گی اسے برا ہی لگے گا۔"

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

انس چپ ہو گیا مگر چہرے پر رقم "میں نا مانوں" والے تاثرات صاف ظاہر ہو رہے تھے۔
"پچھتا رہے ہو اس سے شادی کر کے؟"
"نہیں یار۔"
"تو پھر تم نے یہ کیوں کہا کہ تمہیں پہلے پتا چل جاتا تو۔۔۔"
"میں نے یہ نہیں کہا۔"
"مطلب تو یہی نکلتا ہے ناں۔ ایک عورت جو تمہاری بیوی ہے اس کا سب سے زیادہ حق ہے تم پر۔ تمہارے بچے کی ماں بننے جا رہی ہے تو اسے سب سے زیادہ تمہاری محبت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور تم ہو کہ اس کے سامنے ایک دوسری عورت کی تعریفیں کر رہے ہو۔ جو اس کے خیال میں ماضی میں تمہیں پسند بھی کرتی رہی ہے۔ اور اب تمہارے بھائی کی بیوی ہے۔ خدا کو مانو انس۔ کچھ نہیں تو یہی خیال کر لو کہ اب وہ میری عزت ہے۔"
حدید کے انداز سے ناراضی ظاہر تھی۔ اگر اسے سوہا کی بات بری لگی تھی تو اس کا ذمہ دار بھی وہ سراسر انس کو ٹھہرا رہا تھا۔ اور یہ کوئی ایسا غلط بھی نہیں تھا۔
"جاؤ اب جا کے مناؤ اسے چاہے جتنا بھی غصہ کرے وہ۔ محبت سے بات کرو اس سے۔ ناراضی ختم کرو اور شکر ادا کرو خدا کا کہ اولاد جیسا خوب صورت رشتہ عطا کر دیا ہے تمہیں۔" انس کو اس کے لہجے میں کسی محرومی کی تپش سی سلگتی ہوئی دکھائی دی۔
"ایک بات پوچھو۔" انس کا دھیان ایکا ایکی کسی اور جانب مڑ گیا۔ حدید سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔
"تم نے اب تک خوش خبری نہیں سنائی۔"
حدید اس سوال کے لیے تیار نہیں تھا۔ وہ چپ کا چپ رہ گیا۔ البتہ اس کے چہرے کے تاثرات سے انس نے فوراً ہی کوئی غیر معمولی احساس بھانپ لیا۔
"سب خیریت ہے ناں۔" انس گہری نگاہوں سے اس کا وجود ٹٹول رہا تھا۔ حدید کو لگا کسی نے یخ بستہ پانی اس کے وجود پر انڈیل دیا ہے۔
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح انس کو آگاہ کرے۔
"سب خیریت ہے مگر۔۔۔؟"
"مگر۔۔۔؟"
وہ چند لمحے اپنے پیر کے انگوٹھے کو دیکھتا رہا۔
"نائلہ ابھی یہ سب نہیں چاہتی۔"
"نائلہ نہیں چاہتی۔۔۔ کیوں؟" انس کی حیرانی بجا تھی۔
"شاید ذمہ داری کے لیے تیار نہیں۔"
انس کی خاموشی بول رہی تھی کہ اسے حدید کی بات پر یقین نہیں آیا۔
"اب اس سے ذرا ڈھنگ سے بات کرنا۔" وہ انس کو جاتے دیکھ کر پیچھے سے بولا۔
"کیا ہوا سوہا کیوں چلا رہی تھی۔" کمرے میں نائلہ حدید کی منتظر تھی۔
"انس سے جھگڑا ہو گیا تھا۔"
اسے جاگتا دیکھ کر حدید کے دل میں کسی محرومی کا احساس کروٹیں بدلنے لگا۔ وہ جان بوجھ کے نائلہ کے نزدیک آیا۔ وہ فوراً" دوسری طرف مڑ کر ٹیبل لیمپ آف کرنے لگی۔ حدید نے وہیں رک کر کسی منہ زور جذبے کی لگامیں کھینچیں۔ اور دوسری طرف نائلہ کے لبوں پر ابھرتی معنی خیز مسکراہٹ نہیں دیکھ سکا۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

☼ ☼ ☼

موسم ابر آلود سا تھا مگر حبس کی وجہ سے گرمی بھی بلا کی تھی۔

بہت عرصے بعد اس نے انس کے کپڑے دھونے کی غرض سے واشنگ مشین لگائی تھی۔ لاؤنج میں نائلہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ یوں تو اس نے کافی عرصے سے انس کے ناشتے کی ذمہ داری اٹھالی تھی۔ مگر آج سوہا کو کپڑوں کے ڈھیر سے نبرد آزما دیکھ کر بھی لاتعلقی سے اپنا کام کرتی رہی۔

سوہا کو اس سے مدد کی امید تھی نہ توقع۔ وہ صرف انس کی موجودگی میں بڑھ چڑھ کر کام کرتی تھی اور سوہا اس کی چالاکیوں کو خوب سمجھتی تھی۔ یہ اور بات کہ وہ یہ لاتعلقی انس کو دکھا نہیں سکتی تھی۔ وہ اس بات سے لاعلم تھی کہ انس تو نہیں مگر حدید کی نظروں سے اس کی حرکتیں پوشیدہ نہیں ہیں۔

کافی دیر بیٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونا مشکل تھا۔

وہ بمشکل کپڑوں سے لدی بالٹی لے کر باتھ روم کے دروازے سے سیڑھیوں تک آئی۔ صحن میں کپڑے ڈالنے پر نائلہ نے ہی پابندی لگائی تھی کہ یہاں اندر داخل ہونے والوں کو کپڑے لٹکتے دکھتے ہیں تو برا لگتا ہے اور پھر سوکھنے سے سوکھے کپڑے اتار کر اوپر کمرے تک لے جانے میں اتنی آلکسی دکھاتی ہے کہ دھوپ میں پڑے پڑے کپڑوں کا رنگ خراب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے اور انس کے کپڑے اوپر ہی پھیلائے اور وہیں سے اتار کر تہہ کرتی۔

نائلہ نے جھانک کر اسے ہانپتے ہوئے دیکھا اور منہ پھیر لیا۔

اسی وقت صحن کا دروازہ کھلا اور حدید نے اندر قدم رکھا۔ وہ اس وقت بالکل غیر متوقع طور پر جلدی گھر آیا تھا۔ نائلہ کی جو اس پر نظر پڑی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی، مگر دیر ہو چکی تھی۔ حدید، سوہا کو دیکھ چکا تھا اور اب ملامت بھری نظروں سے نائلہ کو دیکھ رہا تھا۔ نائلہ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے سوہا کے پاس آئی۔

''لاؤ میں ڈال دوں۔'' اس نے سوہا سے زبردستی بالٹی چھینی۔

اس کے چہرے کے بگڑے تاثرات اس کے مزاج کی برہمی کے گواہ تھے۔ مگر فی الحال سوہا کے اندر اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ نائلہ سے بالٹی واپس لیتی۔

نائلہ ایک ایک سیڑھی چڑھتی دل ہی دل میں اپنی کھولن دبا رہی تھی۔ پچھلے چند دنوں سے اسے سوہا سے سخت چڑ سی محسوس ہونے لگی تھی۔ کچھ دن پہلے جب اس کا انس سے جھگڑا ہوا تھا تو اس کا خیال تھا کہ ان دونوں کے تعلقات کافی دن تک سرد رہیں گے اور نائلہ کو اپنی کارکردگی دکھانے کا کھل کر موقع ملے گا۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا اور اس کی امیدوں پر پانی پھر گیا جب اس نے دوسرے ہی دن صبح انس کو بہت خوش گوار موڈ میں سوہا سے باتیں کرتے، کھانا ڈھنگ سے کھانے اور دوا وقت پر لینے کی تاکید کرتے دیکھا۔

ابھی یہ ہی غم غلط نہ ہوا تھا کہ حدید کی ملامتی نظریں یاد آ گئیں۔ گو کہ حدید نے کبھی نائلہ کو سخت سست نہ سنائی تھیں، مگر اس کے لیے اس کی نظریں ہی کافی تھیں۔

ایک اسٹیپ پر پانی ذرا کی ذرا اٹکا کر اس نے مڑ کر دیکھا۔ سوہا بمشکل پھولے ہوئے سانس کو قابو کرتی اس کے پیچھے ہی آ رہی تھی۔ اس کے شیطانی ذہن میں اچانک ہی ایک بے حد خطرناک سوچ نے سر اٹھایا اور اس نے بے سوچے سمجھے عمل بھی کر ڈالا۔ اس کا پیر معمولی سا لڑکھڑایا۔ اس نے سنبھلنے کے لیے ریلنگ تھامی اور کپڑوں سے بھری بالٹی چھوٹ کر سوہا کے سر پر آ گری۔

(باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں)

☼ ☼

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY